سبق-٦

میڈیا اور جمہوریت

آپ نے ۲۰۰۸ء میں کوسی کے بڑے علاقے میں آئی تباہ کن سیلاب کے بارے میں سنا ہوگا۔ یہ خبر آپ کو کن کن ذرائع سے معلوم ہوئی؟

کیا آپ کے کوئی رشتہ دار، شناسا یا دوست اس سے متاثر ہوئے تھے؟

اُن کی خیریت آپ کو کن ذرائع سے موصول ہوئی تھی؟

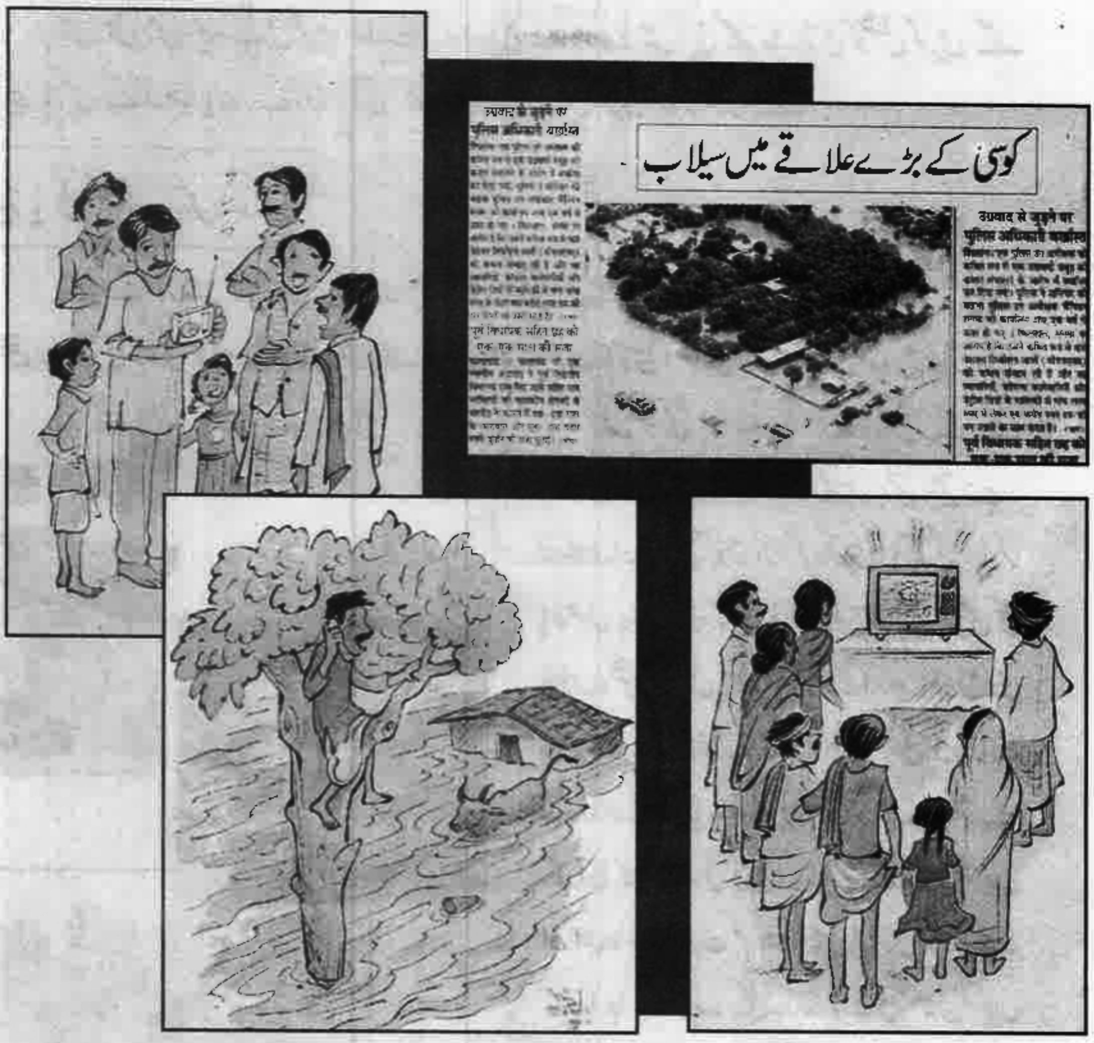

آپ جب ان سوالوں کا جواب تیار کریں گے تو مواصلات کے ذرائع کی ایک فہرست آپ کے ہاتھ میں ہوگی۔

سماجی خیالات اور خبروں کے تبادلہ کے ذرائع کو ہی میڈیا کہتے ہیں۔ اخبار، رسالہ، ریڈیو، ٹی وی، فون، فیکس، موبائل، انٹرنیٹ وغیرہ مواصلات کے ذرائع کی مختلف شکلیں ہیں، جن کی پہنچ ملک اور بیرونی ملک میں عام لوگوں تک ہے۔ اس لیے انھیں عوامی مواصلات کا ذریعہ یا ''ماس میڈیا'' کہتے ہیں۔

> میڈیا انگریزی لفظ میڈیم سے لیا گیا ہے، جس کے معنی ہے ''ذریعہ''۔

اس سبق میں ہم سب مل کر مواصلات کے ذرائع کے بارے میں اپنی سمجھ بنانے کی کوشش کریں گے۔ ہم دیکھ پائیں گے کہ میڈیا ہمارے روزمرہ کی زندگی اور سماج کو کس طرح متاثر کرتی ہے۔

میڈیا کی تکنیک میں بدلاؤ

آج کے دور میں مواصلات کے ذرائع ہماری زندگی کے خاص حصے بن چکے ہیں۔ اخبار، موبائل، ٹی وی کے بغیر روزمرہ کی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ موبائل اور انٹرنیٹ کا وسیع استعمال حال ہی میں شروع ہوا ہے۔

عوامی مواصلات کے ذرائع کے لیے استعمال میں آنے والی تکنیک لگاتار بدلتی رہتی ہے۔ قدیم زمانے میں کبوتر اُڑا کر، تُرہی، ڈگڈگی بجا کر یا ڈھول پیٹ کر خبر پہنچانے کا رواج تھا۔ آج بھی کئی گاؤں، شہروں میں لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ خبر پہنچانے کا یہ رواج تکنیکی ایجادات کے ساتھ بدلتا گیا۔ یہ بدلتی ہوئی تکنیک کا اثر ہے کہ آج کا اخبار، ٹی وی اور ریڈیو کے ذریعہ خبروں اور اطلاعات کو بہت کم وقت میں لاکھوں لوگوں تک پہنچایا جا رہا ہے۔ کئی بار حادثات کی تفصیل لوگوں سے بات چیت اور منظر کشی سیدھے جائے وقوع سے کیا جاتا ہے۔

کچھ تصویروں کے ذریعہ سے ہم یہ دیکھ سکیں گے کہ پچھلے چند سالوں میں عوامی مواصلات کے ذرائع کو استعمال میں لائی جا رہی تکنیک کس طرح بدلی ہے اور آج بھی بدلتی جا رہی ہے۔

S.S.A. 2014-15 (FREE)

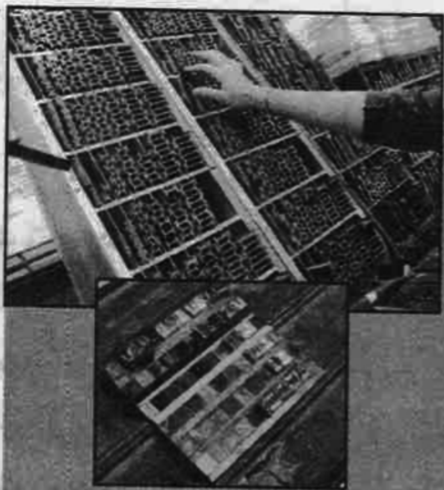

لیٹر پریس

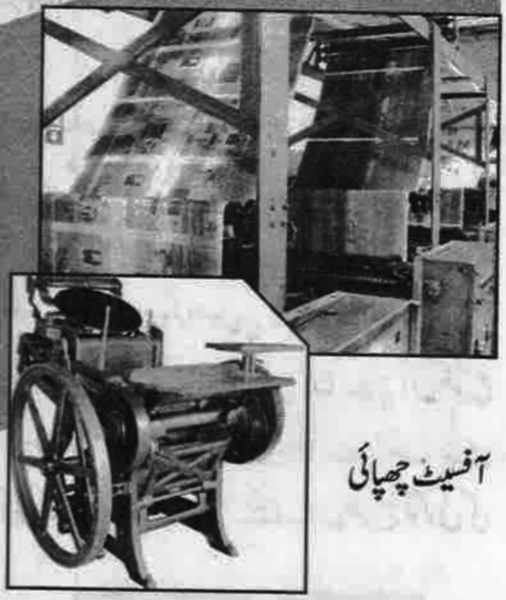

آفسیٹ چھپائی

ہم مواصلات کے ذرائع کا ذکر دو شکلوں میں کرتے ہیں۔ اخبار، رسالے کے چھپے ہوئے ذرائع کی شکل میں اور ٹی وی، ریڈیو، انٹرنیٹ وغیرہ رائج ذرائع کو الکٹرونک ذرائع کی شکل میں۔

تکنیک کے اس فروغ کا اثر ہماری اپنی زندگی اور سماج پر بھی پڑتا ہے۔ ذرا سوچئے کہ ٹی وی کے آنے کے بعد ہمیں پوری دنیا کی جانکاری تصویروں کے ساتھ ملنے لگی ہے۔ ہم گھر بیٹھے افریقی جنگلوں میں رہنے والے جانوروں کو دیکھ سکتے ہیں۔ کیا ایسا نہیں لگتا کہ پوری دنیا گویا سمٹ کر ہمارے کمرے میں سما گئی ہو۔ کچھ سال پہلے تک ہم سبھی دسویں اور بارہویں کے امتحان کا نتیجہ دیکھنے کے لیے صبح کے اخبار کا انتظار کرتے تھے اور اب امتحان کے نتیجے کا اعلان ہوتے ہی ہم انٹرنیٹ کے ذریعہ جلد سے جلد دیکھ لیتے ہیں۔

؟

۱- آپ پانچ ایسی خبروں کی فہرست بنائیے، جو ہندوستان کے کسی دوسرے صوبوں (بہار کو چھوڑ کر) کی ہوں اور اس کی جانکاری آپ کو ٹی وی (TV) سے حاصل ہوئی ہو۔

۲- اوپر دی گئی تصاویر کو دیکھ کر یہ بتائیے کہ میڈیا کی تکنیک میں کیا تبدیلی آئی اور اس کا کیا اثر پڑا؟

۳- آپ کے علاقے میں کیبل ٹی وی کا استعمال کب شروع ہوا۔ اس سے کیا فرق پڑا؟

میڈیا کے ذریعہ لوگوں میں بیداری

مواصلات کے ذرائع ملک، بیرون ملک کی خبروں کے ساتھ ساتھ سرکاری پالیسی اور پروگراموں کو بھی ہم تک پہنچاتی ہے۔ ہم کئی بار دیکھتے ہیں کہ حکومت کے ذریعہ لیے گئے فیصلوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ عدم اتفاق ہونے کی حالت میں عوامی مخالفت کے مختلف طریقوں کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے تحت متعلقہ محکمہ کے وزیر کو خط لکھنا، دستخطی مہم چلانا، جلوس نکالنا، مظاہرہ وغیرہ کے ذریعہ حکومت کو اپنے پروگراموں پر پھر سے نظر ثانی کے لیے مجبور کر سکتے ہیں۔ اخبار، ٹی وی، ریڈیو میں ان کی خبریں، رپورٹ، صلاح ومشورہ کا نشریہ ہوتا ہے۔ اس طرح ان باتوں کا اثر لوگوں تک پہنچتا ہے۔ اور یہ عام لوگوں کے درمیان بحث کا موضوع بن جاتا ہے۔ مختلف سیاسی جماعتیں اس بات کو اچھی طرح سمجھتی ہیں کہ عوام کے جمہوری حقوق کو وہ نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اس طرح لوگوں کی حصہ داری جمہوریت کو مضبوط کر سکتی ہے۔

منریگا کی خبر:

پٹنہ کے نزدیک ایک گاؤں میں منریگا منصوبہ کے تحت مٹی کٹائی کا کام کیا جا رہا تھا۔ اس کام کے لیے مزدوروں کی جگہ بڑی مشینوں کا استعمال ہو رہا تھا۔ اس منصوبہ میں لوگوں کو روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع دیئے جانے پر زور دیا گیا ہے۔ مشینوں کا استعمال ممنوع ہے۔ مشینوں کی جگہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو کام دیا جاتا ہے اور گاؤں میں رہنے والوں کو کم سے کم ۱۰۰ دنوں کے روزگار کی گارنٹی دی گئی ہے۔ لیکن

یہاں ضابطوں کی اَن دیکھی کی جا رہی ہے۔

منریگا: (مہاتما گاندھی راشٹریہ گرامین روزگار گارنٹی ایکٹ)
۲؍اکتوبر ۲۰۰۹ء سے پہلے اسے نریگا نام سے جانا جاتا تھا۔

میڈیا کارکن کے ذریعہ اس خبر کو خاص طور سے اخباروں، نیوز چینلوں پر نشر کیا گیا۔

خبروں کی جانکاری اعلیٰ حکام کو حاصل ہوئی اور گاؤں پہنچ کر انھوں نے مشینوں سے کیے جا رہے کام کو فوراً بند کرانے کا حکم دیا۔ انھوں نے جانچ کی اور پایا کہ مزدوروں کی جعلی حاضری درج کر کے مختص رقم کا آپس میں بندر بانٹ کیا جاتا ہے۔ جانچ حکام نے ملزموں کے خلاف کارروائی کر مزدوروں کو ان کا حق دلایا۔

جمہوریت میں عوام کو بولنے اور اپنے خیالات کو ظاہر کرنے کا حق حاصل ہے۔ میڈیا اس آزادی کا استعمال کرتی ہے اور اس وجہ سے لاکھوں لوگوں تک الگ الگ مشورے اور خبریں پہنچاتی ہیں۔ مواصلات کے ذرائع سرکاری منصوبوں کی حصولیابی اور ناکامیوں کو عوام تک پہنچاتے ہیں۔ اس طرح لوگوں میں عام باتوں پر اپنے خیالات پیش کرنے میں میڈیا کا اہم رول ہے۔

۱- پچھلے صفحہ پر دی گئی تصویر میں آپ کس کس طرح کی مخالفت کے طریقے پہچان سکتے ہیں۔ ان کا میڈیا کے ساتھ کیا رشتہ ہے؟

۲- پٹنہ کے نزدیک گاؤں میں منریگا منصوبہ کے تحت چل رہے کاموں میں میڈیا کے ذریعہ کیا کیا گیا اور اس کا کیا اثر پڑا؟

۳- کیا کبھی میڈیا کے ذریعہ غلط خبریں بھی پہنچائی جاتی ہیں؟ تبادلۂ خیال کیجیے۔

خبروں کی سمجھ

نیچے دیئے گئے ایک ہی موضوع پر دو طرح کی خبروں کو پڑھو۔

جھماجھم بارش سے موسم سہانا لوگوں کو ملی گرمی سے راحت

(نیوز آف بہار کی رپورٹ)

۱۴ر جون ۲۰۰۹ء

عموماً ۱۴ر جون کے آس پاس بہار میں مانسون کی آمد ہوتی ہے لیکن مانسون آنے کے پہلے ہی جھماجھم بارش اور اولے گرنے سے پچھلے کچھ دنوں سے تپش جھیل رہے لوگوں کو کافی راحت ملی۔ دن میں یک بہ یک کالے کالے بادل منڈلانے لگے۔ آسمان میں بجلیاں چمکنے لگیں۔ بادلوں کی تیز گرج سنائی دینے لگی اور پھر تیز ہوا اور برف کے ساتھ بارش ہونے لگی۔ اس سے لوگوں کو گرمی سے نجات ملی۔ ساتھ ہی موسم سہانا ہو گیا۔ بارش سے درجۂ حرارت میں کافی گراوٹ دیکھنے کو ملی۔ حالانکہ موسم کے بگڑتے مزاج نے تباہی بھی خوب مچائی۔ کئی لوگ بارش میں بھیگتے نظر آئے۔ سڑکوں پر اور رہائشی کالونیوں میں کئی پیڑ گر گئے، جس کی وجہ سے آنے جانے میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔

مانسون سے پہلے کی بارش سے کھلی نگر نگم کی پول

(بہار روزانہ کی رپورٹ)

۱۴ر جون ۲۰۰۹ء

پانی کی دو بوند میں ہی کھلی نگر نگم کی پول۔ لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کیے جانے کے باوجود کچھ دیر کی بارش میں ہی سڑکیں، گلی محلوں میں جھیل کا نظارہ ہے۔ یہ تھوڑی دیر کے لیے ہوئی بارش کے بعد کا نظارہ ہے۔ شہر کے لوگ ڈر گئے۔ ابھی تو پوری برسات باقی ہے۔ جب ہلکی بارش سے یہ حال ہے تو ساون اور بھادوں میں کیا ہوگا؟ بارش کی وجہ سے کئی سڑکوں پر جام کی حالت بھی بن گئی۔ محلوں میں نالے کا گندہ پانی بھی سڑکوں پر پھیل گیا ہے۔ ہر سال نگر نگم کی طرف سے سڑکوں کی صفائی اور چھوٹے بڑے نالوں کی صفائی پر لاکھوں کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ لیکن عوام کی حالت زار میں کوئی کمی نہیں آرہی ہے۔ تھوڑی بارش میں ہی نالے کا گندہ پانی اور غلاظت بھی پھیل جاتا ہے۔ اہم سڑکوں کی کون کہے گلی محلوں کی سڑکیں بھی بارش اور نالے کے گندے پانی سے بچ بچا رہی ہیں۔

۱- ''نیوز آف بہار'' کی خبر میں کس بات کی اہمیت دی گئی ہے؟
۲- دونوں رپورٹوں میں کیا فرق ہے؟ تبادلۂ خیال کیجئے۔

خبروں کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ضروری ہو جاتا ہے کہ خبریں متوازن ہوں۔ ایک طرفہ خبریں ہمیں کسی بھی موضوع کی صحیح جانکاری قائم کرنے نہیں دیتی۔ ان دونوں خبروں کو دو الگ الگ طریقوں سے لکھا گیا ہے۔ الگ الگ پہلوؤں پر غور کیا گیا ہے۔ ہمیں کسی بھی خبر کو پڑھتے ہوئے اس میں چھوٹے ہوئے پہلوؤں پر بھی غور کرنا چاہیے۔ تاکہ قاری اپنی آزاد رائے قائم کر سکے، اس کے لیے ضروری ہے کہ خبروں کی خوبی وخرابیوں پر غور کرتے ہوئے مطالعہ کرے۔ اس طرح جن پہلوؤں کو اہمیت نہیں دی گئی ہے وہ ذہن میں آجاتی ہے۔

مواصلات کے ذرائع ایک صحت مند جمہوریت کی تشکیل میں اہم رول ادا کرتا ہے۔ ہمیں مواصلات کے ذریعے ہی ملک اور دنیا کی تمام خبریں موصول ہو پاتی ہیں۔ آج کل مواصلات اور تجارت کا قریبی رشتہ ہونے سے اکثر صحیح رپورٹ منظر عام پر نہیں آپاتی ہے۔ کون سی اطلاع چھوڑ دی گئی ہے۔ اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔

میڈیا کی توجہ کن باتوں پر ہے

کن واقعات پر توجہ مرکوز کی جائے۔ اس میں بھی مواصلات کے ذرائع کا اہم رول ہوتا ہے۔ کچھ خاص موضوعات پر توجہ مرکوز کر کے مواصلات کے ذرائع ہمارے خیالوں، جذباتوں اور کاموں کو متاثر کرتے ہیں۔ ہم نے اس سبق میں منریگا پروگرام کے ایک واقعہ کے بارے میں پڑھا۔ اس حادثے میں ہم میڈیا کے بااثر رول کو دیکھ سکتے ہیں۔ میڈیا کی پہل کی وجہ سے ہماری نظر اس موضوع پر گئی اور لوگوں کو منریگا پروگرام کی خوبیوں کے بارے میں اطلاع ملی۔

اوپر دکھائی گئی خبروں میں سے کون سی خبر
ہماری زندگی سے زیادہ قریب ہے؟

کئی دفعہ بار ایسے حادثات ہو جاتے ہیں جب مواصلات کے ذرائع ان موضوع پر ہماری نظر مرکوز کرانے میں ناکامیاب رہتے ہیں، جو ہماری عام زندگی کے لیے کافی اہمیت کے حامل ہیں۔ مثلاً غریبی سطح سے نیچے رہ رہے لوگوں کو بنیادی سرکاری سہولتیں مہیا کرانا ہمارے صوبے کی ایک بڑی چنوتی ہے۔ پورے صوبے میں ہزاروں لوگ ان بنیادی سہولتوں سے محروم رہ جاتے ہیں، پھر بھی مواصلات کے ذرائع اس موضوع پر بہت کم توجہ کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ وہیں دوسری طرف معروف شخصیت، سنیما، کھیل وغیرہ موضوعات کو اوّلیت دی جاتی ہے۔ کچھ باتوں پر میڈیا کی زیادہ توجہ ہوتی ہے اور کئی ضروری مسائل پر غور نہیں کیا جاتا ہے۔ ہمارے خیالات کو متاثر کرنے میں میڈیا کا خاص رول ہوتا ہے، اس وجہ سے ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ مواصلات کے ذرائع کے یہ ذریعہ طے کیا جاتا ہے کہ کون سے سماجی معاملات کو اہمیت دی جائے۔

خاص مواصلات کے ذرائع کے اس رول سے غیر متفق ہو کر لوگ متبادل ذرائع کو تلاش کرنے لگتے ہیں۔ اس بات کو درج ذیل مثال سے سمجھ سکتے ہیں۔

آل وومن نیوز نیٹ ورک

مظفرپور سے تقریباً ۵۵ کیلو میٹر دور ایک جگہ ہے ''دیارا''۔ دسمبر ۲۰۰۷ء میں یہاں کی ۵ عورتوں نے ایک چھوٹے ویڈیو کیمرے کی مدد سے آس پاس کی چھوٹی چھوٹی خبروں کو گاؤں کے لوگوں تک پہنچانا شروع کیا۔ یہ عورتیں بغیر بجلی اور ٹیلی فون کے لوگوں کے بنیادی مسائل کو آسان زبان میں اُن تک پہنچاتی ہیں۔

لیکن گاؤں سے لڑکیوں کو نکال کر ان کے ہاتھ میں کیمرہ تھمانا آسان نہیں تھا۔ اس کے لیے ان کے گھر کے لوگوں سے بات کرنی پڑی۔ صحافت ہے کیا؟ اُنھیں سمجھانے میں نامہ نگاروں، سماجی ورکروں کو کافی محنت کرنی پڑی۔ جب یہ لڑکیاں کیمرہ، مائک اور ٹرائی پوڈ کے ساتھ خبریں جمع کرنے لگیں تو انھیں گاؤں کے کئی لوگوں کی پھبتیاں بھی سننی پڑیں۔ ان سب کے باوجود تقریباً ۵۰ منٹ کا پہلا منظر بن کر تیار ہوا۔ پہلی بار جب اس منظر کو چاند کیواری پنچایت بازار میں دکھایا گیا تو وہاں کے گاؤں والوں کے لیے یہ دلچسپی کی ایک نئی چیز تھی۔

؟ اگر آپ اس طرح کے کسی دوسرے پروگرام کے بارے میں جانتے ہیں تو بیان کریں۔

آپ کی خبر ''آل وومن نیوز نیٹ ورک'' کے نام سے جانی جاتی ہے۔ ایک گاؤں سے شروع ہو کر آج یہ ضلع کے ۶ بلاکوں کے درجنوں گاؤوں کی پریشانیوں کو لوگوں تک پہنچا رہا ہے۔ اس میں نشر ہونے والی خبریں خاص طور پر کسانوں کے مسائل، گاؤں کی پریشانیوں، سماجی برائیوں، غریبی، فلاحی منصوبوں میں گڑبڑی جیسے مسئلوں کی صحیح جانکاری ملتی ہے۔ ان خبروں کے دیکھنے والے کسان، دکاندار، مزدور، پنچایت کے ممبر، اساتذہ، طلبہ

و طالبات ، پاس پڑوس اور گاؤں کی عورتیں ہوتی ہیں۔ یہ نشریات مفت اور اپنے خرچ پر کیا جاتا ہے۔

۱- مواصلات کے متبادل ذرائع میں ہاتھ سے لکھے اخبار، مشترکہ ریڈیو، چھوٹے وسائل وغیرہ کا چلن بڑھا ہے۔ اُستاد کی مدد سے تبادلۂ خیال کریں۔

۲- کچھ اخباروں کو پڑھ کر سمجھائیں کہ آپ کے علاقے کے بارے میں چھپی خبروں میں کن باتوں پر توجہ دی جا رہی ہے؟ ?

۳- آپ کے خیال میں کیا کچھ باتوں میں میڈیا کی کم توجہ ہے؟

اس سبق میں ہم نے سمجھانے کی کوشش کی کہ میڈیا کیا ہے؟ اس کے ذریعہ بیداری کیسے آتی ہے اور اس سے نقصان کیا ہے؟ خبروں کو کیسے سمجھیں اور میڈیا میں نشر خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کیسے دیکھیں۔ کن باتوں پر میڈیا کی توجہ نہیں ہوتی ہے اور اس کی کیا وجہ ہے، یہ بھی سمجھنے کی کوشش کریں۔
اگلے سبق میں ہم میڈیا اور اشتہار کو سمجھیں گے۔

مشق

(۱) اگر آپ کو کیمرہ دے دیا جائے تو آپ اس کا استعمال کیسے کریں گے؟

(۲) آپ اسکول میں ہونے والے کسی پروگرام پر ایک خبر تیار کریں۔

(۳) آپ کے خیال میں مواصلات کے کون سے ذرائع زیادہ پسندیدہ ہیں؟ وجہ کے ساتھ بتائیں۔

(۴) کسی بڑے حادثہ کی اطلاع آپ کو کن کن ذرائع سے ہوئی؟ تبادلۂ خیال کریں۔

(۵) اطلاع کے جدید مواصلات کے ذرائع سے کیا فرق پڑا ہے؟

(٦) کسی دو مخصوص اخبار کے صفحہ اوّل پر دیئے گئے عنوان کے مطابق تفصیلی خبر تیار کریں اور دیکھیں کہ اُن خبروں میں کیا فرق اور کیا موافقت ہے؟

****